خطبہ استقبالیہ

بخدمت گرامی سماحۃ الشیخ جناب ڈاکٹر خالد الغامدی امام مسجد الحرام مکۃ المکرمۃ ودیگر مہمانان گرامی حفظکم اللہ تعالیٰ

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

الحمدلله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم الأنبياء والمرسلين وعلى آله وأصحابه اجمعين امابعد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم آنے والے اپنے تمام مہمانان گرامی کو صمیم قلب سے خوش آمدید کہتے ہیں۔میں اپنی اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی طرف سے آپ تمام حضرات کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں۔آپ نے تشریف لاکر ہماری عزت افزائی فرمائی۔

اسی طرح ہم پاکستان میں سعودی عرب کے سفیر جناب معالی جاسم الخالدی حفظہ اللہ تعالیٰ اور مکتب الدعوۃ اسلام آباد کے مدیر محترم المقام جناب شیخ ابوسعد الدوسری کے بھی شکر گزار ہیں جن کی کوششوں سے ہمیں یہ سعادت نصیب ہوئی درحقیقت یہ ان کی علماءِ پاکستان سے محبت کی دلیل ہے۔ فجزاكم الله أحسن الجزاء

قابلِ قدر مہمانان گرامی! سعودی عرب نے حرمین شریفین اور مشاعر مقدسہ کی خدمت اور توسیع وتزئین اور اسی کے ساتھ حج وعمرہ کرنے والوں کے لیے سہولیات کا انتظام واہتمام کرکے مسلمانانِ عالم کے دل جیت لیے ہیں۔یہ سب خدمات خادم الحرمین الشریفین ملک سلمان بن عبدالعزیز حفظہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں سرانجام دی جارہی ہیں ہم دعاگو ہیں کہ اللہ پاک سعودی عرب کے تمام ارکانِ سلطنت کو اس پر جزائے خیر عطا فرمائے۔(آمین)

سعودی حکومت کی دینی خدمات کا ایک پہلو تو یہ ہے،دوسرا پہلو یہ ہے کہ اللہ پاک نے اس کو یہ شرف بھی بخشا ہے کہ قرآن کریم کی عمدہ اور صحیح طباعت کے لیے اس نے مدینہ منورہ میں "مُجمع ملك فهد "قائم کیا۔اس کے آثار حسنہ مشرق ومغرب میں دیکھے جاسکتے ہیں۔(اس لیے کہ تمام عالم میں ان مصاحف پر تلاوت ہورہی ہے)

اس مناسبت سے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ آپ کے سامنے پاکستان کے علماء کرام کی علمِ دین وفروغِ دین کے بارے میں خدمات بیان کریں۔ جب پاکستان وجود میں آیا تو اس امر کی ضرورت بہت شدت سے محسوس کی گئی کہ حفاظتِ دین کے لیے اس ملک میں علمی مراکز، مدارس وجامعات کی صورت میں بنائے جائیں کیونکہ بڑے بڑے علمی مراکز ہندوستان میں رہ گئے تھے پس علماء کرام نے اپنی تمام تر کوششوں کو مدارس وجامعات قائم کرنے پر مرکوز کردیا۔ چنانچہ یہ سلسلۂ خیر بڑھنا شروع ہوا اور 1957ء میں جلیل القدر علماء کرام ومشائخ عظام کی انتھک کوششوں کے ساتھ ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' کی تنظیم وجود میں آئی۔ اللہ پاک نے اس کو وسعت وقبولیت سے نوازا۔ ہم اب دیکھتے ہیں کہ پورے ملک سے تقریباً بیس ہزار مدارس وجامعات اس تنظیم سے ملحق ہیں اور تقریباً ۲۳ لاکھ طلبا وطالبات ان اداروں میں علمِ دین حاصل کررہے ہیں گزشتہ سال سالانہ امتحان میں ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' کے نظم کے تحت تقریباً ڈھائی لاکھ طلبا وطالبات نے ابتدائیہ سے عالمیہ تک تمام درجات کا امتحان دیا۔ اب تک تقریباً تین لاکھ علماء وعالمات المرحلة العالمیه مکمل کرچکے ہیں جبکہ ایک ملین حافظ وحافظات تیار ہوچکے ہیں اسی بناء پر الرابطة العالم الاسلامی مكة المكرمة المملكة العربيه السعودية نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو تحفیظ القرآن الکریم کی خدمات کے اعتراف میں ساتویں ''عالمی ایوارڈ'' سے نوازا۔ حفاظ کرام کی یہ تعداد امت مسلمہ کے لیے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

معالی قدر! وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے فارغ التحصیل علماء کرام وحفاظ وقراء عظام اندرون وبیرون ملک مختلف مدارس وجامعات اور حکومتی اداروں میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں فلله الحمد علی ذلک

مہمانانِ گرامی! ہم سعودی عرب کی ''یمن'' کے حالات کو بہتر بنانے کی کوششوں کو بنظرِ تحسین دیکھتے ہیں۔ صرف ہم ہی نہیں بلکہ عالمی سطح پر مفکرین نے بھی سعودی حکومت کی ان مساعیٔ جمیلہ کو سراہا ہے۔ مگر ہم کو اس پر تعجب ہے کہ بعض حکومتوں نے سعودی عرب کو اس پر دھمکانا شروع کردیا، ہم ان حکومتوں کے اس اقدام کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور اس کو دین ودیانت کے خلاف سمجھتے ہیں اور اسی کے ساتھ ہم حرمین شریفین کی خدمت گزار حکومتِ سعودیہ کے ساتھ اپنی تائید وتعاون کا اعلان کرتے ہیں، اسی طرح ہم سعودی شاہی خاندان آلِ سعود کے ساتھ اپنی نصرت وتعاون کا اعلان کرتے ہیں اس لیے کہ اس خاندان نے سعودی عرب میں حکومت سنبھالتے ہی احکامِ شریعت کو نافذ کردیا جس سے صرف اہلِ وطن ہی نہیں بلکہ سارے عالم سے آنے والے زائرین بھی بہرہ ور ہوتے ہیں اور سچ یہ ہے کہ ان کی حکومت آنے کے بعد ولیبدلنهم من بعدِ خوفهم امنا کا نقشہ سامنے آگیا فجزاهم الله احسن الجزاء۔

ہمیں امید ہے کہ ان شاء اللہ سعودی عرب کی سیاسی حکمتِ عملی کے مثبت اثرات خطے میں جلد سامنے آجائیں گے اور مخالفین اپنے کردار پر نادم وشرمسار ہوں گے۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ پاک سعودی عرب کی ہر لحاظ سے خوب مدد فرمائیں (آمین)

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدارس کے خلاف جاہلانہ شوروشغب

مولانا محمد ازہر

دینی مدارس کی کردارکشی اوران کے خلاف الزام تراشی کا سلسلہ ایک عرصہ سے جاری ہے جو عالمی مہم کا حصہ ہے۔ اہل مدارس کی طرف سے ان الزامات اور مغالطہ آمیزیوں کے مدلل جوابات دیے جاچکے ہیں مگر ذمہ دار مناصب پر فائز حضرات کی غیر ذمہ دارانہ گفتگو اور بیانات کا سلسلہ بند نہیں ہوا۔

چندروز قبل وفاقی وزیر اطلاعات پرویز رشید نے مدارس پر جو تبصرہ کیا ہے وہ ان کے مدارسِ دینیہ کے نصابِ تعلیم، نظامِ تعلیم اور مقاصد سے مکمل طور پر لاعلم، بے خبر اور ناواقف ہونے کی دلیل ہے۔ مدارس کو ''جہالت کی یونیورسٹیاں'' قرار دیتے وقت انہیں کم از کم یہ تو معلوم کرنا چاہیے تھا کہ ان مدارس میں کیا چیز پڑھی پڑھائی جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ کوئی کلمہ گو اس بات کا تصور بھی نہیں کرسکتا کہ وہ قرآن وسنت اور علوم دینیہ پر مشتمل نصاب تعلیم کو جہالت قرار دے اور اپنے ایمان واسلام کو داؤ پر لگادے۔

وفاقی وزیر کی خدمت میں گزارش ہے کہ مدارس پر نظر التفات سے پہلے حکومت کے زیر سایہ اداروں کی حالت زار پر بھی توجہ فرمائیں جہاں سے فارغ ہونے والوں کی اکثریت معاصر حقائق اور جدید علوم سے بے بہرہ ہوتی ہے، انہیں انگریزی زبان پر عبور ہوتا ہے نہ اردو سے واقفیت، لسانیات سے کوئی شغف ہوتا ہے نہ دینیات سے کوئی تعلق، مذہب، تاریخ، فلسفہ، تمدن اور تہذیب کے حوالے سے ان کی معلومات انتہائی سطحی ہوتی ہیں۔ اردو اور انگریزی میں ماسٹر ڈگری ہولڈر، اردو اور انگریزی میں کسی موضوع پر دو صفحے کا مضمون لکھنے کی صلاحیت سے عاری ہوتے ہیں، یہ اس نسل کا حال ہے جو اعلیٰ ترین سرکاری اداروں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں، انہیں کمپیوٹر، ای میل، انٹرنیٹ، فیس بک اور ٹیلی ویژن کی سہولتیں میسر ہیں لیکن سائنس، میڈیکل، انجینئرنگ، کامرس اور آرٹس کے سالانہ امتحانات کے نتائج